صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور بروز بدھ مورخہ 03 جولائی 2013ء بمطابق 23 شعبان 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

وَأَنِ ٱحۡكُم بَیۡنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَهُمۡ وَٱحۡذَرۡهُمۡ أَن یَفۡتِنُوكَ عَنۢ بَعۡضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَیۡكَ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَٱعۡلَمۡ أَنَّمَا یُرِیدُ ٱللَّهُ أَن یُصِیبَهُم بِبَعۡضِ ذُنُوبِهِمۡ وَإِنَّ كَثِیرࣰا مِّنَ ٱلنَّاسِ لَفَـٰسِقُونَ O أَفَحُكۡمَ ٱلۡجَـٰهِلِیَّةِ یَبۡغُونَ وَمَنۡ أَحۡسَنُ مِنَ ٱللَّهِ حُكۡمࣰا لِّقَوۡمࣲ یُوقِنُونَ O یَـٰۤأَیُّهَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلۡیَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰۤ أَوۡلِیَآءَ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِیَآءُ بَعۡضࣲ وَمَن یَتَوَلَّهُم مِّنكُمۡ فَإِنَّهُۥ مِنۡهُمۡ إِنَّ ٱللَّهَ لَا یَهۡدِی ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّـٰلِمِینَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِیم۔

(ترجمہ): اور ہم (مکرر) حکم دیتے ہیں کہ آپ ان کے باہمی معاملات میں اِس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئیے اور ان کی خواہشوں پر عملدر آمد نہ کیجئیے اور ان سے (یعنی ان کی اس بات سے) احتیاط رکھئے کہ وہ آپ کو خدا تعالیٰ کے آپ کے پاس بھیجے ہوئے کِسی حکم سے بچلادیں۔پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو یہ یقین کر لیجئیے تو بس خدا ہی کو منظور ہے کہ ان کے بعضے جرموں پر سزا دیں۔ اور زیادہ آدمی تو بے حکم ہی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ پھر کیا زمانۂ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں اللہ سے کون اچھا ہوگا یقین رکھنے والوں کے نزدیک۔ اے ایمان والو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کیساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ ان ہی میں

سے ہو گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے ان لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ میرے پاس یہ ایک پیپر ہے اور یہ جناب عالیٰ 400 ملازمین کا یکمشت، یعنی ان کو ملازمت سے نکالنے کا ایک نوٹس ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے 400 لوگ لائیو سٹاک اور زراعت کے اس میں لیے تھے تو ان کو ابھی ایک دم نوٹس مل گیا ہے کہ جی آپ کو ہم لوگ نوکریوں سے نکال رہے ہیں اور یہاں پر میرے تمام ایم پی ایز، یہ ان کے Sign ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً یہ کہا تھا کہ ہم آپ کی بات کریں گے اور اس پہ Sign بھی انہوں نے کئے ہوئے تھے لیکن آج تک یہاں پہ نہ تو کسی بندے نے جن کے اس پر Sign ہیں، اس میں امجد آفریدی صاحب کے بھی Sign ہیں، اس میں مظفر سید صاحب کے بھی Sign ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ دو پیپرز ہیں اور میرا خیال ہے باہر جب لوگ آ کے ان لوگوں سے ملتے ہیں تو یہ صرف گاڑی سے ہاتھ باہر نکال کر ان کو دستخط کر دیتے ہیں لیکن ان کا مسئلہ جو ہے، وہ اس اسمبلی فلور پہ نہیں اٹھتا۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ منسٹر صاحب ہیں نہیں تو اگر منسٹر تک یہ بات پہنچائی جائے کہ 400 ملازمین کا چولہا جو ہے، اور رمضان آ رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ اگر ان کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ ان کو لیا تھا کہ آپ، گورنمنٹ کی زمینیں لینے کیلئے لیا تھا لیکن اس کے بعد یکسر طور پر، ان میں 200 چوکیدار ہیں جو بہت غریب ہیں اور ان کی تنخواہ بھی کتنی ہوگی؟ اور اس کے علاوہ 200 اور لوگ ہیں، تو جناب سپیکر، کم از کم ماہ رمضان میں جو ہے، ماہ رمضان کے بعد بیٹھ کر ان کیساتھ بات کر لیں اور جو کچھ بھی ہو سکتا ہے، گورنمنٹ سے اپیل آپ کے توسط سے کرتی ہوں کہ 400 ملازمین کا چولہا بالکل بند نہ کیا جائے، ہمیں تو چاہیئے کہ ہم ان لوگوں کو روزگار دیں، ہم لوگوں کو اور بے روزگار، کیونکہ 400 ملازمین جب بے روزگار ہو جائیں گے تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ تو میری درخواست ہے اور میں ان ایم پی ایز سے بھی یہ درخواست کرونگی کہ از راہ ہمدردی کہ وہ کسی کو بھی Sign کر کے نہ دیا کریں کیونکہ یہ پھر ایک ممبر کی

Responsibility بن جاتی ہے، یا تو یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر بات کریں کیونکہ یہ ہمارا Image پھر باہر غلط جاتا ہے۔جناب سپیکر، آج میری ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ تھی لیکن میں نے وہ کل دو بجے کروائی ہے کیونکہ یہ میرا حق بنتا تھا کہ میں آج ڈاکٹر کے پاس نہ جاؤں اور یہ 400 ملازمین کی بات یہاں اس فلور پہ آپ کے توسط سے گورنمنٹ کو بتادوں۔جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان ایڈوکیٹ صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔جس طرح نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا ہے نا سر، بجٹ کے دوران بھی ہاسٹل میں یہ ملازمین آئے تھے اور Personally ہر ایک ممبر سے ملے ہیں لیکن ان دنوں کیونکہ بجٹ کا سیشن تھا اور یہ Matter ہم یہاں پہ نہیں اٹھا سکے تھے، یقیناً جس طرح اورکزئی صاحبہ نے کہا کہ اتنے سارے بندوں کو یکمشت نکالنا اور ایک سال کیلئے میرے خیال میں وہ کہہ رہے ہیں کہ پراجیکٹ میں تھے اور یہ میرا خیال ہے کہ پچھلے سب ایم پی ایز کی Recommendations پہ ہوئے تھے اور یہ جو ڈسپنسریاں دی گئی تھیں اور ساتھ ہی کلاس فور بھی دیئے گئے تھے، تو وہ پتہ نہیں ہے کہ کیوں خواہ مخواہ ان کو ختم کر دیا گیا؟ آیا یہ پراجیکٹ کسی خاص مقصد کیلئے تھا؟ کیونکہ جس ایریا میں ان ڈسپنسریوں کو دیا تھا، وہاں پہ تو اب بھی وہی حالات ہیں کہ بھئی جس ایریا میں یہ ڈسپنسریاں Animal husbandry کی ڈسپنسریاں لگانا تھیں، ہر ایم پی اے کو یہ ڈسپنسری ملی تھی، تو اس میں سر، ریکویسٹ ہے کہ اگر اس سلسلے میں حکومت کوئی کمیٹی بنائے یا اس سلسلے میں کوئی غور کرے کیونکہ کافی بندے ہیں۔تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یوسف ایوب صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں دیدیتا ہوں ٹائم جی۔For reply, please۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): بدقسمتی سے، لائیو سٹاک تو ایگریکلچر منسٹری کے نیچے آتا ہے، وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے ہیں، اس کی اصل پوزیشن تو وہ خود بتا سکیں گے لیکن جو مجھے ایک Rough

idea ہے اور چونکہ ہمارے اپنے حلقے، میرے اپنے ہری پور سے بھی ہیں، کہ وہی ملازموں کو فارغ نہیں کیا گیا، یہ Project based employees ہوتے ہیں، کوئی سال کا پراجیکٹ ہوتا ہے، کوئی چھ مہینے کا ہوتا ہے، کوئی دو سال کا ہوتا ہے اور جب وہ پراجیکٹ ختم ہوتا ہے، ان کے Terms of reference یا کنٹریکٹ جونسا ہوتا ہے، اس میں بڑا کلیئر لکھا ہوتا ہے کہ پراجیکٹ ختم ہوا تو وہ ایمپلائمنٹ بھی ختم ہوگی، ریگولر ایمپلائز تو کم از کم میرا خیال ہے ابھی تک ادھر کوئی بھی نکالے نہیں گئے ہیں لیکن یہ Subject to confirmation ہے، ایگریکلچر منسٹری کے کوئی نہ کوئی ادھر افسران بیٹھے ہونگے، میں ان سے جونسا پورا جواب ہے، آپ کو دیدوں گا لیکن اگر پراجیکٹ کے ایمپلائز ہیں جی، دیکھیں نا، اس میں ہمارے لوگ بھی نکلے ہونگے، ہمارے حلقوں کے بھی لوگ نکلے ہونگے، یہ تو طے شدہ ہوتا ہے کہ جتنا عرصہ پراجیکٹ چلے گا اتنا عرصہ وہ ایمپلائز چلیں گے۔ پراجیکٹ ختم ہوا، نہ ان کو تنخواہ دے سکتے ہیں نہ کوئی Vacant پوسٹیں ہوتی ہیں تو یہ پتہ کرا کر آپ کو دیں گے، ان شاء اللہ۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی قلندر لودھی صاحب۔

<u>مشیر برائے خوراک:</u> جناب سپیکر، یہ جو ملازمین ہیں 400، انہوں نے سب کو Approach کیا ہے، بہتر یہ تھا کہ ہمارا کوئی دوست اس پہ کوئی کال اٹینشن لے آتا تو اس پر اس کا مکمل جواب آجاتا کہ کیا وجہ ہے؟ تو وہ لوگ مطمئن ہو جاتے، ہم جو بات کریں گے تو اندازے سے کریں گے۔کال اٹینشن لے آئیں تو اس پر ان کو جواب مل جائے گا تو اس میں وہ لوگ شاید مطمئن ہو جائیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی سردار اورنگزیب، پلیز۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، میرا بھی اسی نوعیت کا ایک پراجیکٹ تھا جی، اے ڈی پی 2009 میں منظور ہوا تھا اور 2013-06-30 کو اس کی معیاد ختم ہونا تھی، Environmental Protection Agency کے تین ریجنل آفسز اس وقت کھولے گئے، ایبٹ آباد، ڈی آئی خان اور سوات میں، تو وہ

پر اجیکٹ اب ختم ہو گیا ہے تو جس طرح یوسف ایوب خان صاحب نے کہا ہے کہ جو پر اجیکٹ میعاد پوری کرتا ہے تو اس کے ملازمین فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پر اجیکٹ DERA project کے نام سے ہوا تھا، جو ایک سال کیلئے منظور ہوا تھا لیکن اس کے ملازمین جو تھے، انہیں ریگولر کر دیا گیا تو میں یہ ایک ریکویسٹ کرونگا حکومت سے کہ یہ جو لوگ، اس میں بڑا اچھا انہوں نے کام بھی کیا ہے ماحولیاتی آلودگی کیلئے تو اس کی SNE چونکہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ نے فنانس کیلئے منظور کی ہے، کلیئرنس دی ہے این او سی کیلئے تو یہ حکومت سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان ملازمین کو بھی ریگولر کیا جائے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہی میری بھی بات تھی سر، جو Environmental Protection Agency کے حوالے سے ان کا یہ ہے کہ ان کی SNEs بھی بن چکی ہیں اور وہ Need based project ہے، اس کی Monitoring & Evaluation Wing ہماری منصوبہ بندی و ترقیات کے محکمے نے ان کی Recommendation دی ہے کہ ان کو مزید دو سالہ Extension دی جائے۔ ان کی SNEs بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پڑی ہیں تو اگر حکومت مہربانی کرکے، 27 بندے ہیں اور ان کی بھی یہی صورتحال ہے جو لائیو سٹاک والوں کی ہے تو یہ بھی ریکویسٹ ہو گی کہ----

Mr. Deputy Speaker: Ji Yousaf Ayub Khan, for reply.

وزیر مواصلات و تعمیرات: دیکھیں جی، ہماری اپنی یہ خواہش ہے، ہم سب کی اور آپ چاہے اپوزیشن میں ہیں، ٹریژری میں ہیں، کسی غریب آدمی کو بے روزگار کرنے کیلئے تو ہم ادھر نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر کوئی Adjustment ہوسکتی ہے، چاہے جس منسٹری میں ہو، بالکل ہونی چاہیئے جی، بالکل Hundred percent ہونی چاہیئے لیکن As long as there are vacant posts، آپ خود سمجھتے ہیں جی اس چیز کو کہ اگر پوسٹ کوئی Exist کرتی

ہو گی تب ان کو ایڈجسٹ، Post exist نہ کرتی ہو تو It becomes impossible for new people to be adjusted ji-تو ہماری تو یہ خواہش ہے کہ یہ ہو جائے، مطلب کم سے کم لوگ بے روزگار ہوں۔ اصل میں یہ اورکزئی صاحبہ نے ان کی بات کی ہے 400 آدمیوں کی لیکن ظاہر ہے ان کو ملے ہونگے، انہوں نے یہ پوچھا ہو گا کہ وہ کنٹریکٹ ایمپلائز تھے یا ریگولر، تو اس کی بھی وضاحت ہو جاتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زمونږ خواهش دا وی چې ټول خبره وکړو او بیا د حکومت د طرف نه جواب راشی، بیا بیا منسټر صاحب ته تکلیف ملاویږی۔ چې یو ملګرے خبره کوی بیا هغه پاڅی ځکه مونږ وایو چې مونږ ټول خبره وکړو نو بیا۔ سپیکر صاحب، دا سې ده چې زه به د خپل حکومت مثال تاسو له درکړم چې زمونږ نه مخکښې د ایم ایم اے حکومت وو، ایډهاک ډاکټرز هغوی اخستی وو، بیا ئے ټیچرز اخستی وو او دا لګ بهګ 300 د پاسه وو او څنګه چې یوسف ایوب صاحب خبره کوی، هم دغسې وه چې هغه ټیچرز وو، هغه د یو Specific time د پاره وو۔ چې کله زمونږه حکومت راغے نو 300 plus هغه ډاکټرز او هغه ټیچرز چې وو، هغه هم داسې په Need basis باندې وو، هغه د Specific, stipulated time د پاره وو خو هغه ټول پوسټونه چې وو، هغه مونږه Permanent کړل او د دې صوبې خلقو ته مونږ روزګار ورکړو۔ هغه خلق چې وو، هغه د ایم ایم اے په وخت کښې بهرتی شوی وو، دلته د دې نکتې د راا وچتولو مقصد صرف دا دے چې څلور سوه تاسو وګورئ چې زمونږ دلته چې کوم لائیو سټاک دے او دا یو ډیر ښه سکیم وو، زمونږ په حکومت کښې شروع شو او په هره Constituency کښې هغه وړې وړې ډ سپنسرئ چې وې بیا هغه کهلاؤ شوې۔ مونږ دا وایو چې یکمشت داسې هغوی ته نوټس ورکول او بیا د هغوی د Job ختمولو دا میسج چې دے، دا ښه میسج نه دے۔ که زمونږ حکومت 3000 د پاسه خلق Permanent کړی دی نو زما یقین دا دے چې څلور سوه خلق خو د ومره خلق نه دی

او بیا د دوئ په نعره کښې او زمونږ نعره کښې خوډیر زیات فرق وو۔ یو طرف ته کوم سکیمونه چې شروع کیږی، هغه هم ختمیږی، د روزګار موقع اول شته نه او که کومې د روزګار موقعې پیدا شوې وې، هغه هم ختمیږی نو زما یقین دا دے چې دا د دوئ د حکومت د پاره هم ښه میسج نه دے او د هغه خلقو د پاره هم ښه میسج نه دے چې څلور سوه خلقو ته روزګار ملاؤ شوے دے ، نن هغه ختمیږی۔ زمونږ ریکویسټ دا دے که زمونږ حکومت 3000 د پاسه خلق Permanent کړی دی نو څلور سوه خو ستا سو د پاره هیڅ خبره نه ده۔ پکار دا ده چې منسټر صاحب ایشورنس ورکړی، بیشکه هغوی د وګوری، کیس د وګوری خو خواست زمونږ دا دے که چرې دا Permanent شو نو د هغه غریبو خاندانو سره به ډیره زیاته مرسته وشی جی۔ مهربانی۔

سردار ظہور احمد خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار ظہور احمد خان، پلیز۔

سردار ظہور احمد خان: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کے توسط سے آپ کی توجہ اپنے شہر مانسہرہ کے ایک اہم مسئلے کی طرف دلاتا ہوں۔ سپیکر صاحب، وہاں پچھلے دنوں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب نے ایک آرڈر صادر فرمایا اور انہوں نے جتنی بھی قبرستان کی اراضی جس پر تجاوزات قائم تھے، انہیں واگزار کرانے کا حکم فرمایا لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہمارے شہر میں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف مانسہرہ بلکہ پورے ہزارہ ڈویژن میں اس پہ کوئی Implementation نہ ہو سکی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو ہمارے قبرستان کی زمینیں جن پہ تجاوزات ہیں، چاہے وہ محکمہ اوقاف کے ہوں، چاہے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ہوں، چاہے وہ ٹی ایم اے کے ہوں، اس پر فی الفور ایکشن لیا جائے اور انہیں واگزار کرایا جائے۔ آپ ہزارہ کے کمشنر اور ڈی سی صاحبان کو حکم صادر فرمائیں، حکومت اس پہ کوشش کرے کہ 15 دن کے اندر اندر قبرستان کی زمینوں سے یہ تجاوزات ہٹائے جائیں۔ چونکہ میرے شہر کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، وہاں تقریباً مضافات سے بہت سے لوگ آکر آباد ہوئے ہیں اور آبادی اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ہم لوگ مجبور ہو جاتے ہیں کہ اپنے پانچ مرلہ اور 10 مرلہ گھر کے اندر اپنی میت کو دفن کر لیتے ہیں یا ہمیں کہیں گاؤں میں لے کر جائیں یا دوسرے شہر میں لے کر جائیں، لہذا اس مسئلے پہ فی الفور

ایکشن لیا جائے، میری یہ درخواست ہے حکومت سے۔ دوسرا ایک اور مسئلہ گو کہ پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ کی اجازت سے، کیونکہ مجھے وقت نہیں ملے گا، میں یہ سمجھتا ہوں۔ ایک اور مسئلہ جو اس وقت درپیش ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے کی بات ہے، ایک ہفتہ پہلے ہمارے ٹی ایم اے کے کچھ ٹینڈرز ہوئے، Auctions ہوئے اور Bids لگیں اور اس میں جو لوگ ہمیشہ Bids میں حصہ لیتے ہیں، وہی لوگ سامنے آئے۔ کچھ جو اوپر کی Bids تھیں، وہ یہاں پر آئیں Approval کیلئے سیکرٹری صاحب کے پاس، میں اور صالح محمد خان صاحب گئے اور ہم نے ان سے ریکویسٹ کی کہ اس میں آپ جو ہمارا لاری اڈہ ہے، اس کو صرف اڈہ نہیں بلکہ Adda with Stand آکشن کروائیں جبکہ ہوتا یہ ہے کہ پورے پاکستان میں اڈہ سٹینڈ کے ساتھ Auction ہوتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اڈہ Adda with Stand ہی Auction کرائیں تو کم از کم یہ تین ساڑھے تین کروڑ روپے کا ہے جبکہ اس وقت جو Bid آئی تھی، وہ ایک کروڑ 26 لاکھ روپے کی Bid تھی، تو ہم نے ان سے ریکویسٹ کی تو انہوں نے وہیں سے فون پر سی ایم او مانسہرہ کو حکم دیا کہ آپ اس کی دوبارہ تشہیر کریں اور جو اونچی Bid آپ کو ملتی ہے، وہ ہمارے پاس Approval کیلئے بھیجیں لیکن افسوس کی بات ہے، دو دن کے بعد انہوں نے اس کی Approval ایک کروڑ 26 لاکھ روپے کی دیدی جس سے ہمارے شہر کو کم از کم پونے دو کروڑ روپے کا Loss ہو رہا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ یہ جو Bid آئی ہے، جو Approve ہوئی ہے، ان کو فی الفور کینسل کیا جائے اور دوبارہ اس کی تشہیر اڈہ Adda with Stand کیساتھ جو ہے نا اس کی تشہیر کی جائے تاکہ کم از کم دو کروڑ روپے کا ہمارا Loss جو ہے، وہ ہمارے شہر کو فائدہ ہو سکے۔ بہت بہت شکریہ جناب۔

<u>محترمہ زرین ریاض</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محترمہ زرین ضیاء صاحبہ، پلیز۔

<u>محترمہ زرین ریاض</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آج آپ کی اور پورے ایوان کی توجہ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جب ہم ایوان سے باہر تھے تو ہمارا یہ نعرہ تھا کہ ہم تعلیم کے میدان میں انقلابی تبدیلیاں لائیں گے اور آج جب ہم ایوان کے اندر بیٹھے ہیں تو وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے

اس نعرے کو عملی جامہ پہنائیں۔ جناب سپیکر، میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ہر سال میڈیکل کالجز میں ایڈمشنز 'جوائنٹ ایڈمشن کمیٹی' روک دیتی ہے اور میڈیکل کالجز میں کئی سیٹیں خالی رکھ دی جاتی ہیں اور یہ سیٹیں ہر سال اسی طرح رکھی جاتی ہیں اور اس طرح ہمارے اس صوبے کے ہونہار طلباء اور طالبات ڈاکٹرز بننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ اس وقت پورے صوبے کے میڈیکل کالجز میں 80 سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں جس میں میرا Region بنوں میڈیکل کالج بھی شامل ہے اور بنوں میڈیکل کالج میں اس وقت 12 سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں جس پر ابھی تک کسی کو ایڈمشن نہیں دیا گیا جبکہ ذوالفقار میڈیکل کالج جس میں ٹوٹل ڈیڑھ سو سیٹیں، 150 سیٹیں خالی ہیں، جن کو ابھی تک شروع نہیں کیا گیا، تو میری ایک تجویز ہے کہ ذوالفقار میڈیکل کالج کو فوری طور پر سٹارٹ کرکے ایڈمشنز شروع کئے جائیں اور بنوں میڈیکل کالج میں خالی 12 سیٹوں پر سمیت پورے صوبے کے جو میڈیکل کالجز میں 80 سیٹیں ابھی تک خالی پڑی ہیں، اس پر میرٹ کی بنیاد پر اس صوبے کے ہونہار طلباء اور طالبات کو فوری طور پر داخلے دیئے جائیں کیونکہ یہی ہم سب کا مستقبل ہے اور ہم نے اپنے مستقبل کو بچانا ہے۔ یہی نوجوان نسل ہمارے صوبے کا سب سے بہترین سرمایہ ہے اور ہم نے اس سرمایہ کو تحفظ دینا ہے۔ جناب سپیکر، ہم نے الیکشن کے دوران تبدیلی کا جو نعرہ لگایا تھا اور اپنی نوجوان نسل کیساتھ جو وعدہ کیا تھا کہ ہم تبدیلی لاکر دکھائیں گے تو اس صوبے کے انہی نوجوانوں نے ہم پر اعتماد کرکے ہمیں اس ایوان کے اندر لے آئے ہیں، ان کا کام ختم ہو گیا ہے اور اب ہمارا امتحان شروع ہے-----

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Honourable Minister, C & W, for reply, please.

(Pandemonium)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔

<u>محترمہ زرین ریاض</u>: سپیکر صاحب! اس صوبے کے میڈیکل کالجز میں جن طلباء اور طالبات کو Self finance پر داخلے ملے ہیں اور ان کالجز میں 80 سیٹیں خالی پڑی ہیں، ان خالی سیٹوں پر اگر انہیں داخلے کیلئے کوئی نہیں ملتا تو

مہربانی فرما کر ان Self finance طلباء اور طالبات کو ان خالی سیٹس پر ایڈجسٹ کیا جائے۔ جناب سپیکر، میں امید رکھتی ہوں کہ اپنے نوجوان، ہونہار طلباء اور طالبات کے بہتر مستقبل کیلئے میری ان گزارشات پر جلد از جلد عملدرآمد کرادینگے۔آپ کا بہت بہت شکریہ،

Thank you so much.

(تالیاں)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji, Minister for C&W, please.

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات</u>: میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ہماری ایم پی اے صاحبہ انہوں نے بڑی اچھی تجویزیں دی ہیں۔ چونکہ Concerned Minister نہیں ہیں ادھر اور یہ ہم سب چاہیں گے کہ انہوں نے اتنی اچھی تجویز دی ہے، کافی ہوم ورک کیا ہے، پورے Facts and figures لائے ہیں تو یہ Concerned، (مداخلت) جی یہ میری بات سن لیں نا؟___ میری یہ گزارش ہوگی کہ Concerned Minister کو، یہ آپ کی بہت اچھی تجویزیں ہیں، یہ آپ ان کو ضرور دیں، ان شاء اللہ ان پر غور ہوگا۔ ادھر سے ہمارے بھائی نے مانسہرہ کی بات کی ہے، یہ واقعی چیف منسٹر نے تمام کمشنرز کے ذریعے ٹی ایم ایز کو، ڈسٹرکٹ کونسلز کو مختلف جو بلدیاتی ادارے ہیں، ان کو بڑی Clear cut instructions دی ہوئی ہیں کہ Encroachments کو زیادہ سے زیادہ ہٹا دیا جائے۔ اگر ابھی تک Encroachments مانسہرہ میں قبرستانوں کے اور باقی Encroachments نہیں ہٹے ہیں تو Concerned Ministry کو ہم یہ آرڈرز اور یہ جو Complaint ہے، یہ Pass on کرینگے کہ یہ کیوں نہیں ہٹے؟ They will have to explain کہ ابھی تک چیف منسٹر کے جو Clear cut orders ہیں، وہ ابھی تک Implement کیوں نہیں ہوئے؟ باقی جونسی آپ نے بات کی ہے جی، یہ ٹھیکوں کی کہ جی چار کروڑ، تین کروڑ کا ٹھیکہ کا ہونا چاہیئے تھا تو ایک کروڑ کچھ میں ہو گیا ہے، اس مسئلے میں ہم سب بالکل متفق ہیں جی، گو کہ منسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں لیکن میں خود Suggest کروں گا کہ جو Complaint آپ کر رہے ہیں، یہ سیدھا ہاؤس کمیٹی میں لے کر جائے اور ایک

ایک چیز کو Probe کریں، جو چیز ہوگی اس ہاؤس کے سامنے آئے گی، اگر کسی نے کرپشن کی ہے تو بالکل سامنے اس کو سزا ملنی چاہیئے۔یہ میں خود Propose کرتاہوں اور گورنمنٹ کی طرف سے کہتاہوں۔ٹھیک ہے۔شکریہ۔

(شور)

سردار ظہور احمد خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر! یعنی مطلب یہ ہے کہ متعلقہ وزراء نہیں آتے ہیں----

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں Concerned وزیر نہیں ہوں، ادھر یہ بابک صاحب بیٹھے ہیں تھوڑے سے جو آپ تجربہ کار ہیں سردار صاحب! ہاؤس کمیٹی کی بات، حکومت بہت کم کیسز میں خود کہتی ہے کہ ہاؤس کمیٹی کو بھیجیں، وہ تو ڈیمانڈ اپوزیشن کرتی ہے، تو اس سے بڑی اور بات کیا ہو سکتی ہے کہ میں خود کہہ رہا ہوں کہ اس کیس کو ہاؤس کمیٹی میں لے جائیں؟ تو میرا خیال ہے یہ اصل جو مسئلہ ہے، وہ سامنے تب ہی آئے گا۔شکریہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: All the respectable Members are requested to bring all such like issues either through call attention or other tools, available to them. In such cases motions will go to the respectable Ministers and departments and the Minister will be in a better position to respond. Thank you very much.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: پکار خو دا هم ده، که مونږ نن ټول کیبنټ وشمارو او نن د لته حاضری وشمارو نو دا بیا هم ډیره زیاته د افسوس خبره ده. اوس په هغې کښې خو بیا زمونږ یا د ممبرانو څه ګناه نشته، که وزیران صاحبان نه راځی نو په هغې کښې د ممبرانو څه ګناه ده؟ پکار دا ده چې ټول وزیران زما یقین دے چې شلور پرسنټه وزیران صاحبان چې دی، هغوی حاضر نه دی. تاسو که مهربانی وکړه په دې باندې مو رولنګ ورکړو چې وزیران صاحبان د حاضری وکړی نو بیا به مونږ ته هم اسانه شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح۔تھینک یو جی۔ ایک منٹ پلیز، آپ کو ٹائم دیدیتے ہیں، ایک منٹ، تھینک یو۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پہ ذرا آجاتے ہیں اور پھر اس کے بعد جس نے بولنا ہے، ان شاء اللہ پھر بات کرتے ہیں۔ چونکہ تقریباً زیادہ تر سوالات زرین گل صاحب کی طرف سے ہیں اور انہوں نے ہمیں جو ہے Application بھیجی ہے کہ میرے جتنے بھی کوئسچنز ہیں جی، یہ Deferred کرلیں، On his request ji۔تو کوئسچن نمبر، جی مفتی سید جانان، پلیز۔

*36_ مفتی سید جانان: کیاوزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف بازاروں بالخصوص پشاور میں ذبح شدہ مرغیوں کا گوشت سرعام فروخت کیا جا رہا ہے جوکہ مضر صحت ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے ان افراد کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): (الف) یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف بازاروں بالخصوص ضلع پشاور میں بعض مقامات پر ذبح شدہ مرغیوں کا گوشت فروخت ہوتا ہے۔

(ب) مضر صحت اشیاء خوراک پر نظر رکھنا بنیادی طور پر محکمہ صحت کی ذمہ داری ہے اور غیر معیاری اشیائے خوردنی کا تعین اور اس کے بیچنے والوں کے خلاف کارروائی Pure Food Ordinance 1960 کے تحت کی جاتی ہے اور یہ قانون بھی بنیادی طور پر محکمہ صحت سے تعلق رکھتا ہے۔ اشیائے خوراک کے معیار کی جانچ پڑتال کرنے والی لیبارٹری بھی محکمہ صحت کے زیر انتظام ہے تاہم ضلعی سطح پر محکمہ خوراک کے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولرز کو بھی اس قانون کے تحت انسپکٹر کے اختیارات تفویض کئے گئے

ہیں۔ اس سلسلے میں محکمہ صحت حکومت مغربی پاکستان کے نوٹیفیکیشن کی
No. HSO (F&N) 1/ 61 - 62 dated the 20th May 1963 فوٹو کاپی بحوالہ
ملاحظہ کی گئی جس کے تحت محکمہ صحت کے علاوہ وہ بھی اشیائے خوردو
نوش کے نمونہ جات حاصل کر کے محکمہ صحت کی فوڈ لیبارٹری بھجوا کر
اس کے معیار کے تعین کا تجزیہ کراتے ہیں اور فوڈ لیبارٹری کی رپورٹ آنے
پر غیر معیاری اشیاء کے بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ جہاں
تک ذبح شدہ مرغیوں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ
محکمہ خوراک کے اہلکار باقاعدگی سے بازاروں کو چیک کرتے ہیں۔ اس
بارے میں محکمہ کے اہلکاروں نے گزشتہ چند ماہ میں 47 پرچہ جات چاک کئے
ہیں (تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی) اور تاحال ان کے خلاف مہم جاری ہے اور
محکمہ اپنی تمام تر کوشش کر رہا ہے کہ اس غیر قانونی کاروبار کو روکا جا
سکے جس کیلئے آئندہ بھی تندہی سے کام کیا جائے گا۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سوال نمبر 36 دے او لودھی صاحب
زمونږ مشر دے او معزز سړے دے خو زما به صرف دا گزارش وی چې دا سوال ما د
دې د پاره رواړے دے، کہ تاسو اکثر څوک دا بازارو کښې چرته ځئ، تاسو به
لیدلی وی، دغه د چرګو غوښې ډیرې بیدردرئ سره هم دغه شان پرتې وی، نه
وربا ندې څه جالئ وی، نه ئے څه حفاظت وی نو زما به لودھی صاحب ته دا گزارش
وی چې د اصلاح احوال احکامات د جاری کړی او زه مطلب دا دے نور د سوال نه
Withdraw کیږمہ او مطمئن یم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مفتی جانان صاحب جو یہ سوال
لے کر آئے ہیں، اس میں میرے وہ خدشات بھی ہیں بلکہ پوری طرح مجھے یہ
ایک خبر ملی ہے کہ یہاں پہ جو فارمز ہیں، وہاں جو مرغیاں مر جاتی ہیں تو ان کو
ادھر سے ہی ذبح کر کے اور لا کر یہاں پہ بازاروں میں بیچا جاتا ہے جو کہ جناب
سپیکر صاحب، صحت کیلئے بہت ہی زیادہ مضر ہے تو اس کیلئے بھی لودھی
صاحب سے آپ کے توسط سے میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کیلئے

بھی اگر کوئی ایک جامع پلان بنائیں تاکہ ہمارے KPK کے لوگوں کی صحت جو پہلے ہی ماشاء اللہ بہت زیادہ اچھی ہے، تو اس سے کم از کم بچا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قلندر خان لودھی، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): جناب سپیکر! میں پہلے اپنے نہایت ہی قابل احترام محترم مفتی سید جانان صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے جو الفاظ میرے متعلق کہے اور اپنا سوال واپس لیا، پھر میری بہن نگہت نے بات کی تو یہاں یہ سوال لایا گیا ہے جی کہ مرغیاں جو ہیں، وہ ذبح کر کے ان کا گوشت بیچا جاتا ہے اور اس میں مطلب یہ تھا سید جانان صاحب کا کہ ان کی کوئی Protection نہیں ہے، Open اس کو رکھا جاتا ہے تو ایک تو بات یہ ہے جی کہ یہ مرغی اتنی مہنگی ہو گئی ہے، گوشت مہنگا ہو گیا، اگر ایک آدمی کی سکت نہیں ہے پوری مرغی خریدنے کی تو وہ اپنے بچوں کیلئے آدھا کلو اس کے Piece لے کر جائے گا، بچوں کو کھلانے کیلئے لیکن اس کا یہ ہے کہ اس کی جالی یا اس کی جو بکس ٹائپ چیز ہے، اس کا ہونا چاہیئے تاکہ یہ گرد و غبار اور یہ چیزیں، گندو غیرہ سے بچ سکے لیکن اسی طرح اگر ہم دیکھیں تو ہمارے ہاں بھینس جو ذبح کرتے ہیں، اس کا گوشت بھی ننگا لٹکا رہتا ہے، اس طرح سے گائے کا بھی اور بکری کا بھی، تو اس پر بھی ہونا چاہیئے۔ چونکہ یہ سوال زیادہ تر Related ہے محکمہ صحت سے لیکن چونکہ ہماری Collective responsibility ہے تو اس پر میری یہ ہے جی کہ ایک تو وہ اس کیلئے ہونا چاہیئے اور دوسرا اس میں بہت سارے جو کیسز ہیں کئے گئے ہیں اور 47 مراسلے آئے ہیں اور اس پر 20 ہزار روپے، 22 ہزار روپے جرمانہ بھی ہوا ہے، اس پر وہ چھاپے بھی مارتے ہیں اور ان کا وہ کرتے ہیں جی ٹائم ٹو ٹائم، یہ جی ٹھیک ہے جیسے میری بہن نے کہا کہ مردہ، ہم مسلمان ہیں، جب مسلمان ہی لانے والے ہیں، مسلمان ہی کھانے والے ہیں تو میں یہ نہیں سوچ سکتا کہ ایک آدمی کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہلا رہا ہو اور وہ مردہ گوشت مرغی کا ہو یا کسی دوسرے جانور کا، اور اگر وہ مر جاتا ہے تو اس کو وہ کسی کو کھلائے گا؟ یہ تو انتہائی بڑا جرم ہے۔ اگر اس کی کوئی بھی نشاندہی کرے تو اس پر اس کو سنگین سزا ہونی چاہیئے اور اس کیساتھ دوسرا یہ جو مسئلہ ہے، حفظان صحت کے اصولوں پر، یہ ٹھیک ہے کہ جالی لگانی چاہیئے، ان کی سٹیل کی جالی ہو یا کم از کم وہ کپڑا اس کے سامنے ہو، کم از کم یہ جو چیز ہے، یہ مکھیاں اور گرد و غبار سے یہ بچ سکے۔ میں مشکور ہوں جی، انہوں نے سوال

دیابھی ہے،توجہ بھی ہماری دلائی گورنمنٹ کی لیکن انہوں نے واپس کیاتو اس پر ان کا انتہائی مشکور ہوں جی۔شکریہ جناب سپیکر۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کی کچھ درخواستیں بھیجی ہیں: جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے 03-07-2013؛ جناب محمد علی، ایم پی اے 03-07-2013؛ جناب سعید گل صاحب، ایم پی اے 03-07-2013؛ جناب محمود جان صاحب، ایم پی اے 03-07-2013 جناب ملک بہرام خان صاحب، ایم پی اے 03-07-2013؛ جناب ملک قاسم خان صاحب 03-07-2013؛ جناب مظفر سید، ایم پی اے 03-07-2013؛ جناب عنایت اللہ صاحب، وزیر بلدیات 03-07-2013؛ جناب محمود خان صاحب، وزیر کھیل و ثقافت 03-07-2013؛ جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 03-07-2013-

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب عبدالمنعم: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالمنعم صاحب۔

جناب عبدالمنعم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زه د ضلع شانګله سره تعلق ساتم او زما په PK-88 کښې څلور تحصیله دی۔ یو تحصیل دے جی تحصیل چکیسر، پینځمه ورځ ده د هغې نه واپډا والا بجلی کټ کړې ده، زما ورسره یوه پیره نیم خبرې وشوې خو هغوی وائی چې یره دوئ بل نه ورکوی نو لهذا کیدے شی بل به څه هم نه ورکوی خو 400 میټرې په هغه کلی کښې لګیدلی دی نو هغوی دستی د ګرډ سټیشن نه کټ کوی او دا نه راځی کلی ته چرته یا میټر والا راشی یا ریډنګ وکړی یا څه وګوری خو بس د هغه ځائے نه ئے ډائریکټ کټ کړی او ټول کلی ته بجلی نشته، نو لهذا ټول تحصیل ته، که چرته تاسو دې واپډا والا ته اووایئ چې یره تاسو چا ته، چې څوک بل نه ورکوی یا میټر ورته نشته، لهذا هغوی نه د کټ

کړی خو چرته چې میټر شته او بل ورکوی نو پینځمه ورځ ده چې هغوی ته بجلی نشته۔ دا سې زما یو بل عجیبه دغه دے ، کله چې هغه واوره شوې ده د جنوری په اخر کښې، د فروری په اول کښې، دغه یوه هفته کښې چې کومه واوره وه، پینځو یونین کونسلو ته اوسه پورې هغه بجلی نه ده بحال شوې جی، تار لګیدلے دے او ټرانسفارمر په زمکه پروت دے او چا ته د سره 'پول' نشته، لهذا دې واپډا والا ته تاسو دغه وکړئ چې زمونږ دا مسئلې حل کړی، روژه را روانه ده۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Sorry to say کہ پرسوں میں نے اناؤنس بھی کیا تھا کہ آج پیسکو چیف صاحب، یہاں انہوں نے آنا تھا، Invite کیا تھا اور آئے بھی تھے، 11 بجے وہ میٹنگ کیلئے آئے، 12 بجے ہم نے میٹنگ شروع کی اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں زیادہ تعداد جو ہے، وہ نہیں تھی، چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ مسئلہ آپ ہوتے تو وہاں پر یہ ڈسکس ہو جاتا۔تھینک یو۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! وہ اطلاع شاید صرف پارلیمانی لیڈرز کیلئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی پابندی نہیں تھی، بہرحال ایسی کوئی بات نہیں تھی، Anyhow, thankyou-

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Ji Mufti Fazal Ghafoor, to please move his call attention notice No. 10 in the House. Mufti Fazl - e - Ghafoor, please.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مردان سے بونیر تک براستہ میاں خان، براستہ سرخابی امبیلا، براستہ رستم سر ملنگ جتنے پہاڑی علاقوں کے روڈز ہیں، ان پر رات نو بجے کے بعد ڈاکوؤں کا راج ہوتا ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ براستہ میاں خان یہ واقعہ سلارزئی کے معززین کیساتھ پیش آیا کہ ڈاکوؤں نے ان کی بے عزتی بھی کی اور نقدی رقم بھی چھین لی۔ یہ پے درپے ایک مسلسل ڈاکہ زنی ہو رہی ہے، خود میرے ساتھ بھی یہ واقعہ براستہ رستم پیش آیا تھا۔ اس سے ضلع بونیر میں بھی اور ضلع بونیر تک جانے والے

جتنے بھی روڈز ہیں، ان پر لاء اینڈ آرڈر کا ایک گھمبیر مسئلہ پیدا ہو رہا ہے، لہٰذا اس کی وضاحت مجھے چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔سر، مفتی صاحب کی جو کال اٹینشن نوٹس ہے، اس کے متعلق جو متعلقہ محکمے سے رپورٹ آئی ہے تو اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس واقعے کا یہ ذکر کر رہے ہیں، یہ رپورٹ اس شکل میں ہوا تھا کہ جو مدعی تھے، وہ نہیں آئے تھے، ڈی آئی جی ہیڈکوارٹر نے ڈی پی او مردان کی رپورٹ پر خود ہی سلارزئی چڑھائی کیساتھ جو واقعہ پیش آیا، اس کا نوٹس لیا اور Accordingly جو ان سے مال مسروقہ تھا، وہ ملزمان سے برآمد بھی ہوا اور وہ مسئلہ وہی پر حل ہو گیا۔ جہاں تک ایم پی اے صاحب کیساتھ اس ناخوشگوار واقعے کا ذکر ہے تو یہ سر نہ صرف قابل افسوس ہے تاہم محکمے کی طرف سے یہ ہاؤس کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ Accordingly ضلع بونیر کی جو حدود ہیں، اس حد تک ہم نے پٹرولنگ زیادہ کی ہوئی ہے اور ہماری کوشش یہ ہے کہ In future اس قسم کے واقعات کا تدارک ہو سکے۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Uzma Khan MPA, to please move her call attention notice No. 12, in the House. Uzma Khan, please.

محترمہ عظمیٰ خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ پر واقع سرکاری رہائشی کالونی گلشن رحمان واقع ہے جس میں گریڈ 01 سے لیکر گریڈ 20 تک کے افسران رہائش پذیر ہیں لیکن وہاں پر بچیوں کیلئے قران مجید سکھانے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے قوم کی بچیاں دوپہر کے وقت قران مجید کی تعلیم سے محروم ہوتی جارہی ہیں جس کی وجہ سے والدین عجیب کشمکش اور ذہنی کوفت سے دوچار ہیں۔ چونکہ گلشن رحمان کالونی کے ٹیوب ویل کیساتھ کچھ زمین بیکار پڑی ہے جس کے اردگرد صرف ایک طرف دیوار تعمیر کرنے اور Shelter بنانے سے بچیوں کیلئے بطور مدرسہ کارآمد بنایا جاسکتا ہے، حالانکہ کالونی کے مکین مذکورہ مدرسے کے دوسرے اخراجات برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں۔لہٰذا صوبائی حکومت گلشن رحمان کالونی میں ٹیوب ویل

کیساتھ زمین کے ارد گرد دیوار تعمیر کرنے کیلئے ضروری اقدامات کرے تاکہ قوم کی یہ بچیاں قرآن مجید کی تعلیم سے مزید محروم نہ ہوں۔

جناب سپیکر، جو بچے ہوتے ہیں، وہ تو مسجد جاکر وہاں پر قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں، ان کو Facility مل جاتی ہے لیکن جو بچیاں----

جناب ڈپٹی سپیکر: Excuse me, excuse me، میں یہ حبیب الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں، چونکہ Concerned question ہیں، جواب آپ نے دینا ہے، ذرا پلیز آپ تھوڑی Attention رکھیں۔ میڈم کا کوئسچن ہے جس کا آپ سے، (محترمہ عظمیٰ خان، رکن اسمبلی سے) اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ پلیز اگر دوبارہ کوئسچن Repeat کریں، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اپنے الفاظ میں ان سے دوبارہ ریکویسٹ کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! یہ بچے جو ہوتے ہیں، جو لڑکے ہوتے ہیں وہ تو چلے جاتے ہیں، مسجد جاکر قرآن پڑھ لیتے ہیں لیکن جو بچیاں ہوتی ہیں، ان کیلئے کوئی Facility indoor نہیں ہوتی، اسلئے وہ گھروں میں ہی بیٹھی رہتی ہیں۔ یہ جناب سپیکر، ٹیوب ویل کے پاس بیکار سی زمین ہے جو کسی اور کام کیلئے استعمال بھی نہیں ہو سکتی اور بہت کم لاگت سے یعنی اس کی ایک سائڈ پر دیوار بنانی ہے اور اس پر چھت بنانی ہے جناب سپیکر، اور اس کے علاوہ جو مدرسے کا خرچہ ہوگا، وہ علاقے کے رہائشی خود اٹھانے کو تیار ہیں، اس میں جو بچیوں کو پڑھایا جائیگا، جو بچیاں آئینگی۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی گورنمنٹ سے کہ جناب، ایک اچھا کام ہے اور اگر اس نیک کام میں وہ بھی Help کرلیں تو I will be very thankful۔

Mr. Deputy Speaker: Law Minister, for reply please.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر محترمہ نے جن نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے، وہ یقیناً Appreciation کے قابل ہیں لیکن سر، اس میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ جس زمین کا ذکر کر رہی ہیں کہ وہ بیکار پڑی ہوئی ہے، اس کو ہمیں ریونیو ریکارڈ میں دیکھنا پڑیگا کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کے زیر اثر ہے، وہ ریونیو ریکارڈ میں ہی پتہ چلے گا۔ اس کے علاوہ جی ان کا جو کہنا ہے، چونکہ وہاں پر جو مقامی لوگ

ہیں، وہ اس کے اخراجات برداشت کرنے کو تیار ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر اس سلسلے میں ایک Proper application گورنمنٹ کو دیدی جائے تو Accordingly ہم اس کو Process کرلینگے۔تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! After construction بچوں کو پڑھانے کے جو اخراجات ہونگے، اس میں کسی کو، یعنی استانی وغیرہ جو ہونگی، جو انہیں پڑھائینگی، معلمہ ہونگی، وہ اخراجات اٹھانے کو وہ تیار ہیں، کنسٹرکشن حکومت نے کرنی ہے، وہاں Shelter حکومت نے دینا ہے جناب سپیکر اور یہ زمین جو ہے جناب سپیکر، گلشن رحمان کالونی ایک باؤنڈری کے اندر ہے اور یہ گلشن رحمان کالونی ہی کا حصہ ہے، انہی گھروں کیساتھ ہی ٹیوب ویل ہے اور یہ انہی کے Under آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ جو انہوں نے Mark کیا ہے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا جو جواب آیا تھا، میں نے تو ان کیلئے کہ ان کا یہ مسئلہ Kill نہ ہو، ان کا یہ کہنا تھا کہ یہ Provincial Building and Maintenance والے جو ہیں، یہ آپ ان کو بھیج دیں تو اس 'نوٹا ناٹی' سے بچنے کیلئے میں نے ان کو یہ رائے دی ہے کہ آپ مہربانی کرکے جو وہاں کے مکین ہیں، وہ Proper application لے آئیں اور اگر ان کی طرف سے کوئی ایسی خواہش کا اظہار ہے تو گورنمنٹ Accordingly اس کو دیکھ لے گی اور پھر اس کا کوئی Way out نکال لے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! آپ منسٹر صاحب سے رائے لینا چاہ رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن پر میرے خیال میں Cross جو ہے تو-----

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی سماجی بہبود): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز، میں محترمہ ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر پر وہ بات کرنا چاہتی ہیں۔

معاون خصوصی سماجی بہبود: I think یہ تو Out of space کہیں نہیں ہوگا، یہ پوائنٹ، This has already been discussed that we need a canteen here for this poor peoples، ڈرائیورز ہیں، گارڈز ہیں And even یہاں کا جو عملہ ہے تو No profit no loss پر ایک کینٹین بنائیں پلیز۔ I don't know why it hasn't been built for the last so many years، Because یہ Hungry and thirsty رہتے ہیں، This is human right violation۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی اس ریکویسٹ پر Already جو ہے تو ان شاء اللہ یہ نوٹس میں ہے اور اسمبلی اس کو ضرور Pursue کرے گی۔تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Services Tribunal (Amendment) Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: سر، On behalf of Chief Minster میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل ترمیمی بل 2013 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill,

2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا سروسز ٹریبونل)

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2013, may be passed.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا سروس ٹریبونل ترمیمی بل 2013 کو فوری طور پر پاس کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب قیموس خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قیموس خان، پلیز۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! دا ورکوتے شان معصوم قرارداد دے، دا پرون پاتے شوے وو جی او بې عیبه غوندې دے، که ستاسو اجازت وی او Rule suspend کړئ چې زه ئے پیش کړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد خو په دې وخت باندې، اس کیلئے Rule relax کرنا ہوگا، Sorry sorry ji، اب اجلاس سے متعلق گورنر صاحب خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Engineer, Shaukatullah, Governor of the Khyber Paktunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Wednesday, the 3rd July, 2013 till such date as may hereafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔
بہت شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)